حُبِّ جاہ کی مذمّت

(20-November-2025)

ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں ہونے والا

سنتوں بھرا بیان

(For Islamic Brothers)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِكَاف (ترجمہ: میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

پیارے اسلامی بھائیو! جب کبھی داخلِ مسجد ہوں، یاد آنے پر اِعتِکاف کی نِیَّت کرلیا کریں کہ جب تک مسجد میں رہیں گے اِعتِکاف کا ثَواب مِلتا رہے گا۔ **یاد رکھئے!** مسجد میں کھانے، پینے، سونے یا سَحَری، اِفطاری کرنے، یہاں تک کہ آبِ زم زم یا دَم کیا ہوا پانی پینے کی بھی شَرعاً اِجازت نہیں، اَلبتّہ اگر اِعتِکاف کی نِیَّت ہوگی تو یہ سب چیزیں ضِمناً جائز ہوجائیں گی۔ اِعتِکاف کی نِیَّت بھی صِرف کھانے، پینے یا سونے کے لئے نہیں ہونی چاہئے بلکہ اِس کا مقصد اللہ کریم کی رِضا ہو۔ **"فتاویٰ شامی"** میں ہے: اگر کوئی مسجد میں کھانا، پینا، سونا چاہے تو اِعتِکاف کی نِیَّت کرلے، کچھ دیر ذِکرُ اللہ کرے، پھر جو چاہے کرے (یعنی اب چاہے تو کھا پی یا سو سکتا ہے)

دُرود شریف کی فضیلت

نبی کریم رءوف رحیم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا:

مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ کَانَتْ شَفَاعَۃً لَہٗ عِنْدِیْ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ

جو مجھ پر روزِ جُمعہ دُرود شریف پڑھے گا، میں قِیامت کے دن اس کی شَفاعت کروں گا۔

(جمع الجوامع للسیوطی، ۷/۱۹۹، حدیث: ۲۲۳۵۲، از ضیائے درود و سلام، ص۱۱)

فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم: **اَفْضَلُ الْعَمَلِ اَلنِّیَّۃُ الصَّادِقَۃُ** سچی نیت سب سے افضل

عمل ہے۔[1] اے عاشقانِ رسول! ہر کام سے پہلے اچھی اچھی نیتیں کرنے کی عادت بنائیے کہ اچھی نیت بندے کو جنت میں داخِل کر دیتی ہے۔ بیان سننے سے پہلے بھی اچھی اچھی نیتیں کر لیجئے! مثلاً نیت کیجئے! ☜ عِلْم سیکھنے کے لئے پورا بیان سُنوں گا ☜ با اَدب بیٹھوں گا ☜ دورانِ بیان سُستی سے بچوں گا ☜ اپنی اِصلاح کے لئے بیان سُنوں گا ☜ جو سُنوں گا دوسروں تک پہنچانے کی کوشش کروں گا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

کہاں ہے وہ مردِ صالح؟

حضرت وہب بن منبہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ فرماتے ہیں: "اللہ پاک کے ایک ولی نے گوشہ نشینی اختیار کر رکھی تھی، لوگ ان کی زیارت وملاقات کے لئے جاتے تو وہ انہیں وعظ ونصیحت کرتا، جب اس محفل سے لوگ واپس آتے تو علم وعمل کا خزانہ لے کر آتے، ایک دفعہ لوگ اس کی محفل میں جمع تھے انہوں نے فرمایا: "اے لوگو! ہم نے اپنے گھروں اور اہل وعیال کو اس لئے چھوڑ دیا کہ ان میں رہ کر کہیں ہم معصیت میں مبتلا نہ ہو جائیں، لیکن مجھے خوف ہے کہ کہیں ہمیں ایسی مصیبت لاحق نہ ہو جائے جو اس مصیبت سے بڑی ہو جو اہل ثروت اور مالداروں کو لاحق ہوتی ہے، کہیں ایسا نہ ہو کہ ہم میں سے کوئی اس بات کو پسند کرے کہ میری دینداری کی وجہ سے لوگ میری حاجات کو پورا کریں اور جب میں کوئی چیز خریدوں تو بھی لوگ میری دینداری کی وجہ سے رعایت سے کام لیں، جب میں لوگوں سے ملوں تو میری تعظیم کی جائے لوگ میرا ادب بجالائیں۔

1… جامع صغیر، صفحہ:81، حدیث:1284۔

اے لوگو! یہ تمام امور بہت تباہ کُن ہیں لہٰذا ان سے ہمیشہ بچنا۔ اللہ پاک کے اس ولی کا یہ نصیحت آموز کلام لوگوں میں پھیل گیا حتی کہ بادشاہِ وقت کو بھی اس کی نصیحت آموز باتیں پہنچ گئیں، بادشاہ اس ولیُ اللہ کی بارگاہ میں سلام عرض کرنے کے لئے حاضر ہوا، جب وہاں پہنچا تو لوگوں نے کہا: اے مردِ صالح! دیکھیں بادشاہ آپ سے ملاقات کرنے آیا ہے۔ آپ نے فرمایا: باشادہ مجھ سے کیوں ملنا چاہتا ہے؟ لوگوں نے عرض کی: یہ آپ کی نصیحت آموز باتیں سننے آیا ہے، اس نیک شخص نے یہ سنا تو کہا: کیا کھانے کی کوئی شئے ہے؟ ایک شخص نے کہا: جی ہاں! میرے پاس کچھ کھجوریں ہیں آپ ان سے (افطار کے وقت) روزہ افطار کر لیجئے گا۔ یہ کہہ کر اس نے کھجوریں آپ کے حوالے کر دیں۔ آپ نے فوراً کھجوریں کھانا شروع کر دیں حالانکہ آپ سارا سال روزے رکھا کرتے تھے، جب بادشاہ نے یہ حالت دیکھی تو متعجب ہو کر لوگوں سے پوچھا: وہ نیک مرد کہاں ہے جس کی خاطر میں یہاں آیا ہوں، کیا یہ وہی شخص ہے؟ لوگوں نے کہا: جی ہاں! یہی وہ مرد صالح ہیں جن کی نصیحت آموز باتیں مشہور ہیں۔ یہ سن کر بادشاہ نے کہا: مجھے تو اس میں کوئی بھلائی نظر نہیں آتی یہ کہہ کر بادشاہ وہاں سے چلا گیا۔

جب بادشاہ چلا گیا تو اس نیک شخص نے کہا: شکر ہے اس پاک پروردگار کا جس نے مجھ سے بادشاہ کو دور کر دیا یہ بہت اچھا ہوا کہ بادشاہ مجھ سے متأثر نہ ہوا بلکہ اس نے مجھے بُرا بھلا کہا۔ (یعنی اس طرح میں حُبِّ جاہ اور ریاکاری سے بچ گیا)۔ (عیون الحکایات، ص ۳۵۲، حصہ اول)

پیارے اسلامی بھائیو! آپ نے سنا کہ ہمارے بزرگانِ دین رَحِمَهُمُ اللهُ الْمُبِیْن لوگوں میں اپنا مقام و مرتبہ بنانے اور بادشاہوں کے نزدیک عزّت و شہرت پانے کو کس قدر ناپسند فرماتے تھے؟ یہ نفوسِ قدسیہ دنیا میں ملنے والی عزتوں، شہرتوں اور فانی دنیا کی رونقوں سے دُور رہ کر گوشہ نشینی اختیار کرتے۔ مگر ایک ہم ہیں کہ ہر معاملے میں اپنی عزت و شہرت اور اپنی واہ واہ عام

لوگوں میں تو چاہتے ہی ہیں، ساتھ ہی ساتھ یہ دلی خواہش بھی ہوتی ہے کہ اگر امیروں اور صاحبِ منصب حضرات میں بھی شہرت مل جائے تو داد و تحسین کے ساتھ ساتھ ڈھیروں انعامات بھی حاصل ہو جائیں گے!

یوں فکرِ مدینہ کیجئے

پیارے اسلامی بھائیو! اگر ایسی خواہشات دل میں پیدا ہوں تو کوشش کر کے اس طرح غور وخَوض کیجئے کہ لوگوں کا میری تعریف میں چند جملے بول دینا یا مجھے تعریفی نگاہوں سے دیکھنا، یا شُہرت مل جانا نفس کے لئے یقیناً باعثِ لذّت ہے مگر لوگوں کی طرف سے کی جانے والی تعریف مجھے بروزِ حشر بارگاہِ الٰہی میں کامیابی و کامرانی نہیں دلوا سکتی کیونکہ یہ تعریفیں کرنے والے لوگ تو خود خوفِ عتاب سے لرزہ بَراَندام ہوں گے۔ (نیکی کی دعوت، ص87، حصہ اول) اس طرح کی اچھی سوچ پیدا کرنے سے اِنْ شَآءَ اللہ ہمارے اندر حُبّ جاہ کی جو خواہش ہے وہ دور ہو جائے گی۔

حُبِّ جاہ کی تعریف

شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ فرماتے ہیں کہ حُبِّ جاہ کی تعریف (Defination) ہے: ”شہرت وعزّت کی خواہش کرنا۔“ (نیکی کی دعوت، ص87)

حُجَّۃُ الاسلام امام محمد بن محمد غزالی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ حُبِّ جاہ کی مَذمَّت کرتے ہوئے فرماتے ہیں: ”شُہرت کا مقصد لوگوں کے دلوں میں مقام بنانا ہے اور یہ خواہش ہر فساد کی جڑ ہے۔“ (احیاء العلوم، کتاب ذم الجاہ والریاء، بیان فضیلۃ الخمول، 34/3) لہذا ہمیں چاہیئے کہ ”حُبِّ جاہ“ یعنی شُہرت کی خواہش پر قابو پانے کے لئے قرآنِ پاک اور اَحادیثِ مُبارَکہ میں وارِد اِس کے نقصانات پر غور

وفکر کریں، چنانچہ

پارہ 20 سورۃ القصص کی آیت نمبر 83 میں ارشاد ہوتا ہے۔

تِلْكَ الدَّارُ الْاٰخِرَةُ نَجْعَلُهَا لِلَّذِیْنَ لَا یُرِیْدُوْنَ عُلُوًّا فِی الْاَرْضِ وَ لَا فَسَادًاؕ

ترجمۂ کنز العرفان: یہ آخرت کا گھر ہم ان کے لئے بناتے ہیں جو زمین میں تکبر اور فساد نہیں چاہتے۔

اس آیتِ مبارکہ میں ارادۂ شہرت اور ارادۂ فساد کو ذکر کرکے یہ بیان کیا گیا کہ آخرت اسی کے لئے ہے جو اِن دونوں ارادوں سے خالی ہو۔

پارہ 12 سورہ ھود کی آیت نمبر 16،15 میں ارشاد ہوتا ہے:

مَنْ كَانَ یُرِیْدُ الْحَیٰوةَ الدُّنْیَا وَ زِیْنَتَهَا نُوَفِّ اِلَیْهِمْ اَعْمَالَهُمْ فِیْهَا وَ هُمْ فِیْهَا لَا یُبْخَسُوْنَ(۱۵) اُولٰٓىٕكَ الَّذِیْنَ لَیْسَ لَهُمْ فِی الْاٰخِرَةِ اِلَّا النَّارُ ﳲ وَ حَبِطَ مَا صَنَعُوْا فِیْهَا وَ بٰطِلٌ مَّا كَانُوْا یَعْمَلُوْنَ(۱۶)

ترجمۂ کنز العرفان: جو دنیا کی زندگی اور اس کی زینت چاہتا ہو تو ہم دنیا میں انہیں اُن کے اعمال کا پورا بدلہ دیں گے اور انہیں دنیا میں کچھ کم نہ دیا جائے گا، یہ وہ لوگ ہیں جن کے لئے آخرت میں آگ کے سوا کچھ نہیں اور دنیا میں جو کچھ انہوں نے کیا وہ سب برباد ہو گیا اور ان کے اعمال باطل ہیں۔

یہ آیت بھی اپنے عموم کے ساتھ طلبِ شُہرت کو شامل ہے کیونکہ شہرت کی چاہت دنیوی زندگی کی لذتوں اور زینتوں میں سے ایک بہت بڑی لذت اور زینت ہے۔ (احیاء العلوم ج۳)

ایک اور مقام پر ارشاد ہوتا ہے:

مَنْ كَانَ یُرِیْدُ حَرْثَ الْاٰخِرَةِ نَزِدْ لَهٗ فِیْ حَرْثِهٖۚ وَ مَنْ كَانَ یُرِیْدُ حَرْثَ الدُّنْیَا نُؤْتِهٖ مِنْهَا وَ مَا لَهٗ فِی الْاٰخِرَةِ

تَرجَمۂ کنزالعرفان: جو آخرت کی کھیتی چاہتا ہے تو ہم اس کے لئے اس کی کھیتی میں اضافہ کر دیتے ہیں اور جو دنیا کی کھیتی چاہتا ہے تو ہم اسے اس میں سے

مِنْ نَّصِیْبٍ ﴿۲۰﴾ (پ:۲۵، الشوریٰ:۲۰) | کچھ دیدیتے ہیں اور آخرت میں اس کا کچھ حصّہ نہیں

تفسیر نورُ العرفان سے اِس آیتِ مبارکہ کے مختلف حصّوں کی تفسیر ملاحظہ ہو: (جو آخرت کی کھیتی چاہے) یعنی اللہ کی رِضا اور جنابِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خوشنودی چاہے رِیا کے لئے اعمال نہ کرے (ہم اُس کی کھیتی بڑھائیں) یعنی اُسے زیادہ نیکیوں کی توفیق دیں گے، نیک کام آسان کر دیں گے، اعمال کا ثواب بے حساب بخشیں گے۔ (اور جو دنیا کی کھیتی چاہے) کہ محض دُنیا کمانے کے لئے نیکیاں کرے، عزّت وجاہ (شہرت اور واہ واہ) کے لئے عالم، حاجی بنے، (مالِ) غنیمت (پانے) کے لئے غازی (بنے)، (اور آخِرت میں اس کا کچھ حصّہ نہیں) کیونکہ اس نے آخرت کے لئے عمل کئے ہی نہیں۔ معلوم ہوا کہ رِیا کار ثواب سے محروم رہتا ہے مگر شَرعاً اس کا عمل دُرُست ہے، رِیا کی نَماز سے فرض ادا ہو جائے گا، مگر ثواب نہ ملے گا اس لئے فِی الْاٰخِرَۃِ (یعنی آخِرت میں اِس کا کچھ حصّہ نہیں) کی قید لگائی۔ (نورُ العرفان ص ۷۷۴)

پیارے اسلامی بھائیو! ہمیں بھی چاہیے کہ لوگوں کو دکھانے، اپنی واہ واہ کروانے اور معاشرے میں عزت ووقار پانے کیلئے نیک اعمال کرنے سے گریز کریں اور صرف رضائے الٰہی کی خاطر ثواب پانے اور اپنی آخرت بہتر بنانے کیلئے نیکیاں کریں۔

حُضُورِ پاک، صاحِبِ لَولاک، سیّاحِ اَفلاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: اگر تم میں سے کوئی شخص کسی ایسی سخت چٹان میں کوئی عمل کرے جس کا نہ تو کوئی دروازہ ہو اور نہ ہی رَوشندان، تب بھی اُس کا عمل ظاہِر ہو جائے گا اور جو ہونا ہے ہو کر رہے گا۔ (مُسند احمد، ۴/۵۷، حدیث: ۱۱۲۳۰)

مشہور مفسّر قرآن حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ اِس حدیثِ پاک

کے تحت لکھتے ہیں: اِس فرمانِ عالی کا مقصد یہ ہے کہ تم رِیا کر کے ثواب کیوں برباد کرتے ہو! تم اِخلاص سے نیکیاں کرو، خُفیہ (یعنی چُھپ کر عبادت) کرو۔ اللہ تمہاری نیکیاں خود بخود لوگوں کو بتادے گا لوگوں کے دل تمہیں نیک ماننے لگیں گے۔ یہ نہایت ہی مُجرَّب (یعنی آزمایا ہوا) ہے، بعض لوگ خُفیہ (یعنی چھپ کر) تہجُّد پڑھتے ہیں لوگ خواہ مخواہ انہیں تہجُّد خواں کہنے لگتے ہیں۔ تہجُّد بلکہ ہر نیکی کا نور چِہرے پر نُمودار ہو جاتا ہے جس کا دن رات مُشاہَدہ ہو (یعنی دیکھا جا) رہا ہے، لوگ حُضُورِ غوثِ پاک (اور) خواجہ اجمیری (رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِما) کو ولی کہتے ہیں، کیونکہ رب کہلوا رہا ہے۔ یہ ہے اِس فرمانِ عالی کا ظُہُور۔ (مِراٰۃُ المناجیح ج۷ ص۱۴۵)

پیارے اسلامی بھائیو! یقیناً اللہ پاک کے نیک بندے خالص اسی کی رضا و خُوشنُودی حاصل کرنے کے لیے عمل کرتے ہیں جبھی اللہ پاک لوگوں کے دلوں میں ان کا ادب واحترام پیدا فرما دیتا ہے اور اس طرح سارے عالم میں ان کے تقویٰ و پرہیز گاری کا چرچا ہو جاتا ہے۔ جبکہ ہمارا معاملہ اس کے برعکس ہے کہ ایک تو ہم نیکیاں کرتے نہیں اور کبھی کوئی نیکی کر بیٹھیں تو اپنی واہ واہ کروانے کیلئے لوگوں پر ظاہر کرنے میں دیر بھی نہیں لگاتے۔ حُبِّ جاہ کے اس باطنی موذی مرض سے بچنے کیلئے چند فرامینِ مُصطفےٰ سنئے اور عزت و شہرت کی خواہش کو دل میں ہرگز جگہ نہ دیجئے۔

(1) اللہ پاک کی طاعت کو بندوں کی طرف سے کی جانے والی تعریف کی محبت سے ملانے سے بچتے رہو، کہیں تمہارے اعمال برباد نہ ہو جائیں۔ (فردوس الاخبار للدیلمی، ۱/۲۲۳ حدیث:۱۵۶۷)

(2) مال اور مرتبے کی محبّت مومن کے دل میں مُنافَقت کو اِس طرح بڑھاتی ہے جیسے پانی سبزہ اُگاتا ہے۔ (احیاءُ العلوم، ۳/۳۴۲، ۲۸۶)

(3) دو بھوکے بھیڑیئے بکریوں کے رَیوڑ میں اِتنی تباہی نہیں مچاتے جتنی تباہی حُبِّ مال و جاہ (یعنی مال و دولت اور عزت و شہرت کی محبت) مسلمان کے دین میں مچاتی ہے۔ (ترمذی، ۱۶۶/۴، حدیث: ۲۳۸۳)

(4) اپنی تعریف پسند کرنا آدمی کو اندھا بَہرا کر دیتا ہے۔ (فردوس الاخبار للدیلمی، ۱/ ۳۴۷، حدیث: ۲۵۴۸)

بُرا ہونے کے لیے اتنا ہی کافی ہے

حضرت اَنَس رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے روایت ہے کہ نبی رحمت، شفیعِ امّت صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: "کسی انسان کے بُرا ہونے کے لیے اتنا ہی کافی ہے کہ لوگ اس کے دین یا دنیا کے معاملے میں اس کی طرف انگلیوں سے اشارے کریں (یعنی اس کی تعریف کریں) البتہ جسے اللہ محفوظ فرمائے۔ (شعب الایمان للبیھقی، باب فی اخلاص العمل للہ۔۔۔الخ، ۵/ ۳۶۶، حدیث ۶۹۷)

حُبِّ جاہ کا حکم

پیارے اسلامی بھائیو! پتا چلا کہ حُبِّ جاہ (لوگوں میں ناموری اور شہرت چاہنا) ایک قبیح (بہت بُرا) اور نہایت ہی مذموم (قابل مذمت) فعل ہے، جبکہ گمنامی یعنی اپنے آپ کو لوگوں میں مشہور و معروف نہ کروانا قابل تعریف ہے۔ چنانچہ فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ہے: بے شک میری اُمّت میں ایسے لوگ بھی ہیں کہ اگر وہ تم سے ایک دینار مانگیں تو تم انہیں نہ دو، اگر ایک دِرہَم کا سوال کریں تو تم منع کر دو اور اگر ایک پیسہ مانگیں تب بھی تم انکار کر دو حالانکہ اگر وہ اللہ پاک سے جنت مانگ لیں تو وہ ضرور انہیں عطا فرمائے اور اگر دنیا کا سوال کریں تو اللہ پاک انہیں دنیا صرف اس وجہ سے نہ دے کہ دنیا اس کے نزدیک حقیر ہے، بہت سے پھٹے پرانے کپڑوں والے ایسے ہیں کہ اگر وہ کسی بات پر اللہ پاک کی قسم کھالیں تو اللہ پاک اسے ضرور پورا فرما دے۔[1]

---

1 ... المعجم الاوسط، ۵/ ۳۴۴، حدیث: ۷۵۴۸، دون قول: ولو سألہ الدنیا ... الی ... الا لھوانھا علیہ

ایک اور حدیثِ پاک میں آتا ہے:اہلِ جنت گرد آلود چہرے، بکھرے بالوں والے اور پھٹے پرانے کپڑوں والے ہیں، جن کی کوئی پروا نہیں کی جاتی۔ یہ وہ لوگ ہیں اگر بادشاہوں کے پاس جانا چاہیں تو انہیں اجازت نہ ملے، عورتوں کو نکاح کا پیغام دیں تو انکار کر دیا جائے، جب بات کریں تو ان کی بات سنی نہ جائے، ان کی ضروریات ان کے سینوں میں ہلچل مچا رہی ہوتی ہیں، یہ ایسے جنتی ہیں کہ بروزِ قیامت ان میں سے ایک کا نور بھی تمام لوگوں پر تقسیم کر دیا جائے تو تمام کو پورا ہو جائے۔[1]

ہر نیک بندے کا احترام کیجئے

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا کہ بارگاہِ خداوندی میں مقبولیّت کا معیار (مِعْ۔یَار) شہرت و ناموری ہر گز نہیں بلکہ اللہ پاک کی بارگاہ میں تو مُخلص بندے ہی مقبول ہوتے ہیں اگرچہ دُنیا میں اُنہیں کوئی اپنے پاس کھڑا نہ ہونے دے، گم ہو جائیں تو کوئی ڈھونڈنے والا نہ ہو، وفات پا جائیں تو کوئی رونے والا نہ ہو، کسی محفل میں تشریف لائیں تو کوئی پوچھنے والا نہ ہو۔ بَہَر حال ہمیں ہر پابندِ شریعت مسلمان کا اَدب و اِحترام کرنا چاہیے اور اگر اَدب بجا نہیں لا سکتے تو کم از کم اُس کی بے اَدَبی سے تو بچنا ہی چاہیے کیونکہ بعض لوگ گُدڑی کے لعل (یعنی چھپے ہوئے بُزُرگ) ہوتے ہیں اور ہمیں پتا نہیں چلتا اور بسا اوقات اُن کی بے اَدَبی آدمی کو بَربادی کے عَمیق گڑھے میں گرا دیتی ہے۔ (جنتی محل کا سودا)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اللہ پاک کے نیک بندے رضائے الٰہی پانے کیلئے نیکیاں کرنے اور گمنامی کی زندگی گزارنے ہی میں عافیت سمجھتے ہیں۔ یاد رہے اگر کوئی شخص عزت و شہرت پانے اور لوگوں میں اپنی واہ واہ کروانے کیلئے نیک عمل کرتا ہے تو شیطان اس میں کبھی

1 ... شعب الایمان، باب فی الزھد وقصر الامل، ۷/ ۳۳۲، حدیث: ۱۰۴۸۶

رکاوٹ نہیں ڈالتا اور وہ بغیر سستی و شرم کے نیکی کرلیتا ہے مگر ایسے عمل کا کیا فائدہ جو ریاکاری کی نظر ہو جائے۔

عجیب انداز میں نفس کی گرفت

حضرتِ ابو محمد مرتَعِش رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: ”میں نے بہت سے حج کئے اور ان میں سے اکثر سفرِ حج کسی قسم کا زادِ راہ لئے بِغیر کئے۔ پھر مجھ پر آشکار (یعنی ظاہر) ہوا کہ یہ سب تو میرے نفس کا دھوکا تھا کیونکہ ایک مرتبہ میری ماں نے مجھے پانی کا گھڑا بھر کر لانے کا حکم دیا تو میرے نفس پر ان کا حکم گراں (یعنی بوجھ) گزرا، چُنانچِہ میں نے سمجھ لیا کہ سفرِ حج میں میرے نفس نے میری مُوافَقَت فَقَط اپنی لذّت کے لئے کی اور مجھے دھوکے میں رکھا کیونکہ اگر میرا نفس فَنا ہو چکا ہوتا تو آج ایک حقِّ شَرعی پورا کرنا (یعنی ماں کی اطاعت کرنا) اسے (یعنی نفس کو) بے حد دشوار کیوں محسوس ہوتا!“ (الرسالۃ القشیریۃ، ص۱۳۵) (عاشقانِ رسول کی 130 حکایات ص:102)

حُبِّ جاہ کی لذّت عبادت کی مَشَقَّت آسان کر دیتی ہے

پیارے اسلامی بھائیو! آپ نے سنا کہ ہمارے بُزرگانِ دین رَحِمَھُمُ اللہُ الْمُبِیْن کیسی پیاری سوچ رکھتے اور کس قَدَر عاجِزی کے خُوگر ہوا کرتے ہیں۔ بعضوں کی عادت ہوتی ہے کہ وہ عام لوگوں سے تو جُھک جُھک کر ملتے اور اُن کیلئے بچھ بچھ جاتے ہیں مگر والِدَین، بھائی بہنوں اور بال بچّوں کے ساتھ اُن کا رویّہ جارحانہ، غیر اخلاقی اور بسا اوقات سخت دل آزار ہوتا ہے۔ کیوں؟ اس لئے کہ عوام میں عمدہ اَخلاق کا مُظاہرہ مقبولیتِ عامّہ کا باعِث بنتا ہے جبکہ گھر میں حسنِ سُلوک کرنے سے عزّت و شہرت ملنے کی خاص امید نہیں ہوتی! اس لئے یہ لوگ عوام میں خوب میٹھے میٹھے بنے رہتے ہیں! اِسی طرح جو اسلامی بھائی بعض مُستَحَب کاموں کے لئے بڑھ چڑھ کر

قُربانیاں پیش کرتے مگر فرائض و واجبات کی ادائیگی میں کوتاہیاں برتتے ہیں مَثَلًا ماں باپ کی اِطاعت، بال بچّوں کی شریعت کے مطابِق تربیّت اور خود اپنے لئے فرض عُلوم کے حُصُول میں غَفلت سے کام لیتے ہیں اُن کیلئے بھی اِس حکایت میں عبرت ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ جن نیک کاموں میں ''شُہرت ملتی اور واہ واہ! ہوتی ہے'' وہ دشوار ہونے کے باوُجُود بآسانی سَر انجام پا جاتے ہیں کیوں کہ حُبِّ جاہ (یعنی شُہرت وعزّت کی چاہت) کے سبب ملنے والی لذّت بڑی سے بڑی مَشَقَّت آسان کر دیتی ہے۔ یاد رکھئے! ''حُبِّ جاہ'' میں ہلاکت ہی ہلاکت ہے۔

حُبِّ جاہ کے متعلق اہم ترین مَدَنی پھول

پیارے اسلامی بھائیو! ''حُبِّ جاہ'' کے تعلق سے اِحیاءُ العُلُوم کی جلد 3، صفحہ 616 تا 617 کو سامنے رکھ کر کچھ مَدَنی پھول پیش خدمت ہیں:

''(حُبِّ جاہ ورِیا) نفس کو ہلاک کرنے والے آخِری اُمور اور باطنی مکر و فَریب سے ہے، اِس میں عُلَماء، عبادت گزار اور آخِرت کی منزل طے کرنے والے لوگ مبتلا کیے جاتے ہیں، اس طرح کہ یہ حَضرات بسا اوقات خوب کوششیں کرکے عبادات بجالانے، نفسانی خواہشات پر قابو پانے بلکہ شُبہات سے بھی خود کو بچانے میں کامیاب ہو جاتے ہیں، اپنے اَعضا کو ظاہری گناہوں سے بھی بچالیتے ہیں مگر عوام کے سامنے اپنے نیک کاموں، دینی کارناموں اور نیکی کی دعوت عام کرنے کے لئے کی جانے والی کاوِشوں جیسے کہ میں نے یہ کیا، وہ کیا، وہاں بیان تھا، یہاں بیان ہے، بیانات (کرنے یا نعت پڑھنے) کیلئے اِتنی اِتنی تاریخیں ''بُک'' ہیں، مَدَنی مشورے میں رات اِتنے بج گئے اور آرام نہ ملنے کی تھکن ہے اِسی لئے آواز بیٹھی ہوئی ہے، ''مَدَنی قافِلے میں سفر ہے، اِتنے اِتنے مَدَنی قافِلوں میں یا دینی کاموں کیلئے فُلاں فُلاں شہروں، ملکوں کا سفر کر چکا ہوں وغیرہ وغیرہ

کے اظہار کے ذَرِیعے اپنے نَفْس کی راحت کے طلبگار ہوتے ہیں، اپنا علم و عمل ظاہِر کر کے مخلوق کے یہاں مقبولیّت اوران کی طرف سے ہونے والی اپنی تعظیم و توقیر، واہ واہ اور عزّت کی لذّت حاصل کرتے ہیں، جب مقبولیّت و شُہرت ملنے لگتی ہے تو اُس کا نَفْس چاہتا ہے کہ علم و عمل لوگوں پر زیادہ سے زیادہ ظاہِر ہونا چاہئے تاکہ اور بھی عزّت بڑھے لہٰذا وہ اپنی نیکیوں، علمی صلاحیتوں کے تعلق سے مخلوق کی اطلاع کے مزید راستے تلاش کرتا ہے اور خالق کے جاننے پر کہ میرا ربّ میرے اعمال سے باخبر ہے اور مجھے اجر دینے والا ہے قَناعت نہیں کرتا بلکہ اِس بات پر خوش ہوتا ہے کہ لوگ اِس کی واہ واہ اور تعریف کریں اور خالق کی طرف سے حاصل ہونے والی تعریف پر قَناعت نہیں کرتا۔

نَفْس یہ بات بخوبی جانتا ہے کہ لوگوں کو جب اِس بات کا علم ہو گا کہ فُلاں بندہ نفسانی خواہشات کا تارِک ہے، شُبُہات سے بچتا ہے، راہِ خدا میں خوب پیسے خرچ کرتا ہے، عبادات میں سخت مَشَقَّت برداشت کرتا ہے خوفِ خدا اور عشقِ مُصطفٰے میں خوب آہ وزاری کرتا اور آنسو بہاتا ہے، دینی کاموں کی خوب دھوم مچاتا ہے، لوگوں کی اصلاح کیلئے بہت دل جلاتا ہے، خوب مَدَنی قافلوں میں سفر کرتا کراتا ہے، زَبان، آنکھ اور پیٹ کا قُفلِ مدینہ لگاتا ہے، روزانہ فیضانِ سنّت کے اِتنے اِتنے درس دیتا ہے، مدرسۃ المدینہ (بالغان)، صدائے مدینہ، علاقائی دورہ برائے نیکی کی دعوت کا بڑا ہی پابند ہے تو اُن (لوگوں) کی زبانوں پر اس (بندے) کی خوب تعریف جاری ہو گی، وہ اسے عزّت و اِحترام کی نگاہ سے دیکھیں گے، اس کی ملاقات اور زیارت کو اپنے لئے باعثِ سعادت اور سرمایۂ آخِرت سمجھیں گے، حُصولِ بَرَکت کیلئے مکان یا دُکان پر دو قدم رکھنے، چل کر دُعا فرما دینے، چائے پینے، دعوتِ طعام قَبول کرنے کی نہایت لجاجت کے ساتھ درخواستیں کریں گے، اس کی رائے پر چلنے میں دوجہاں کی بھلائی تصوُّر کریں گے۔ اسے جہاں دیکھیں گے

خدمت کریں گے اور سلام پیش کریں گے، اِس کا جھوٹا کھانے پینے کی حرِص کریں گے، اس کا تحفہ یا اِس کے ہاتھ سے مَس کی ہوئی چیز پانے میں ایک دوسرے پر سبقت کریں گے، اس کی دی ہوئی چیز چُومیں گے، اس کے ہاتھ پاؤں کے بوسے لیں گے، اِحتراماً "حضرت! حُضُور! یا سیِّدی!" وغیرہ اَلقاب کے ساتھ خاشِعانہ انداز اور آہستہ آواز میں بات کریں گے، ہاتھ جوڑ کر سر جُھکا کر دُعاؤں کی التجائیں کریں گے، مجالِس میں اِس کی آمد پر تعظیماً کھڑے ہو جائیں گے، اِسے ادب کی جگہ بٹھائیں گے، اِس کے آگے ہاتھ باندھ کر کھڑے ہوں گے، اِس سے پہلے کھانا شروع نہیں کریں گے، عاجِزانہ انداز میں تحفے اور نذرانے پیش کریں گے۔ تواضُع کرتے ہوئے اِس کے سامنے اپنے آپ کو چھوٹا (مَثَلًا خادِم وغلام) ظاہِر کریں گے، خرید و فَروخت اور مُعامَلات میں اِس سے مروَّت بَرتیں گے، اس کو چیزیں عُمدہ کوالٹی کی اور وہ بھی سَستی یا مفت دیں گے۔ اس کے کاموں میں اس کی عزّت کرتے ہوئے جُھک جائیں گے۔

لوگوں کے اس طرح کے عقیدت بھرے انداز سے نَفْس کو بہت زیادہ لذت حاصل ہوتی ہے اور یہ وہ لذت ہے جو تمام خواہشات پر غالِب ہے، اِس طرح کی عقیدت مندیوں کی لذتوں کے سبب گناہوں کا چھوڑنا اُسے معمولی بات معلوم ہوتی ہے کیوں کہ "حُبِّ جاہ" کے مریض کو نفْس گناہ کروانے کے بجائے اُلٹا سمجھاتا ہے کہ دیکھ گناہ کریگا تو عقیدت مند آنکھیں پھیر لیں گے! لِہٰذا نفْس کے تعاون سے مُعتقدین میں اپنا وقار برقرار رکھنے کے جذبے کے سبب عبادت پر اِستقامت کی شدّت اُس کو نرمی و آسانی محسوس ہوتی ہے کیونکہ وہ باطنی طور پر لذّتوں کی لذّت اور تمام شہوتوں (یعنی خواہشات) سے بڑی شَہوت (یعنی عوام کی عقیدت سے حاصل ہونے والی لذّت) کا اِدراک (یعنی پہچان) کرلیتا ہے۔ وہ اِس خوش فہمی میں پڑ جاتا ہے کہ میری زندگی اللہ کے لیے اور اس کی مرضی کے مطابِق گزر رہی ہے، حالانکہ اُس کی زندگی اُس پوشیدہ (چُھپی) خواہِش (یعنی اپنی

واہ واہ چاہنے) کے تَحْت گزرتی ہے جس کے اِدراک (یعنی سمجھنے) سے نہایت مضبوط عَقلیں بھی عاجِز و بے بس ہیں، وہ عبادتِ خداوندی میں اپنے آپ کو مُخْلِص اور خود کو محارِم (حرام کردہ مُعامَلات) سے اِجتِناب (یعنی پرہیز) کرنے والا سمجھ بیٹھتا ہے! حالانکہ ایسا نہیں، بلکہ وہ تو بندوں کے سامنے زَیب وزینت اور تَصَنُّع (یعنی بناوٹ) کے ذَرِیعے خوب لذّتیں پارہا ہے، اسے جو عزّت و شُہرت مل رہی ہے اِس پر بڑا خوش ہے۔ اِس طرح عبادتوں اور نیک کاموں کا ثواب ضائع ہو جاتا ہے اور اس کا نام منافقوں کی فہرست میں لکھا جاتا ہے اور وہ نادان یہ سمجھ رہا ہوتا ہے کہ اسے اللہ پاک کا قُرب حاصل ہے۔ (باطنی بیماریوں کی معلومات)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ علٰی محمَّد

پیارے اسلامی بھائیو! عزت و شہرت کی خواہش کو دل سے مٹانے، غرور و تکبر کی آفتِ بد سے چھٹکارا پانے، ریاکاری کے سبب نیک اعمال ضائع ہونے سے بچانے کیلئے بزرگانِ دین رحمھم اللہ المبین کے حالاتِ مبارکہ و اَقوالِ کریمہ سنئے اور عمل کی نیت بھی کرلیجئے۔

منقول ہے کہ ایک شخص حضرت عبد اللہ بن مُحَیرِیز رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے ساتھ شریکِ سفر ہوا جب ان سے جدا ہونے لگا تو عرض کی: حضور کوئی نصیحت فرمائیے! حضرت ابنِ مُحَیرِیز رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: اگر تم سے ہو سکے تو یہ تین کام کرنا: (۱)... تم دوسروں کو پہچانو لیکن تمہاری کوئی پہچان نہ ہو (۲)... تم چلو لیکن تمہارے پیچھے کوئی نہ چلے اور (۳)... تم سوال کرو لیکن تم سے کوئی سوال نہ کرے۔ (احیاء العلوم، ج۳)

عاجزی کی نرالی حکایت

حضرتِ داوٗد طائی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی خدمتِ بابرکت میں ایک شخص حاضِر ہوا۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے آمد کا مقصد دریافت کیا تو عرض کی: زِیارت کیلئے حاضِر ہوا ہوں۔ فرمایا: حُسنِ ظن کی بِنا پر (مجھے

نیک آدمی سمجھتے ہوئے میری) زِیارت کیلئے آکر تم نے اپنے لئے تو اچھّا کام کیا مگر میرا کیا بنے گا! اگر مجھ سے پوچھا گیا کہ تُو کون ہوتا ہے جس کی زِیارت کی جائے! تو کیا جواب دوں گا! اگر سُوال ہوا، کیا تُو عابِدوں (یعنی عبادت گزاروں) میں سے ہے؟ تو میرا جواب یِہی ہو گا: خدا کی قسم! ان میں سے نہیں ہوں۔ اگر کہا جائے: کیا تو زاہِدوں (یعنی دنیا سے بے رغبت رہنے والوں) میں سے ہے؟ تو یِہی جواب دوں گا: خدا کی قسم! ان میں سے بھی نہیں ہوں۔ یہ فرمانے کے بعد اپنے آپ کو ڈانٹتے ہوئے فرمانے لگے: اے داؤد! تُو جوانی میں نافرمان تھا، ادھیڑ عمر میں دھوکہ باز بنا اور اب جبکہ بُڑھاپا آیا تو رِیاکار ہو گیا ہے! یہ فرمانے کے بعد دعا کی: اے آسمانوں اور زمینوں کے معبود! مجھے اپنی رحمت سے ایسا نواز دے جو میرے شباب کی اصلاح کر دے، مجھے تمام بُرائیوں سے محفوظ فرما اور صالحین (یعنی نیک بندوں) کے اعلیٰ مقامات میں میرا مقام بُلند فرما۔ (بحر الدُّموع لابن الجوزی ص 58)

حضرت داؤد طائی کی عظمت

پیارے اسلامی بھائیو! آپ نے حضرتِ داؤد طائی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی عاجِزی مُلاحظہ فرمائی! آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بہُت بڑے ولیُّ اللہ بلکہ قُطبُ الاَقطاب شُمار کئے جاتے تھے۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ امامِ اعظم ابو حنیفہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے اَجِلَّۂ تَلامِذہ (یعنی بُلند پایہ شاگردوں) میں سے ایک تھے۔ مُحَرِّرِ مذہب حضرتِ امام محمد رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ مشکل اِجتہادی مسائل کے حل کیلئے آپ کے پاس آیا کرتے تھے۔ عبادت وتِلاوت کی خوب کثرت فرماتے تھے۔ (کفریہ کلمات کے بارے میں سوال جواب) اور اس کے باوجود ان کی عاجزی و انکساری کا عالم دیکھیے کہ وہ اپنے آپ کو اس لائق نہیں سمجھتے کہ کوئی ان کی زیارت کے لئے آئے

مگر آہ! ہماری قلبی بد حالی کا یہ عالم ہے کہ دنیا میں مقام و مرتبہ پانے کے حریص و خواہش مند، اپنی عزت افزائی ہی میں خوش و خرم اور لوگوں کی جانب سے پذیرائی ہی ہمیں محبوب و پسند

ہے۔ اے کاش! ہمیں بھی بزرگانِ دین رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کی عاجزی و اخلاص پر مشتمل مبارک سوچ نصیب ہو جائے کہ اسی میں ہمارے لئے دونوں جہاں کی بھلائی ہے۔ حبِ جاہ کی مذمت سے متعلق مزید معلومات حاصل کرنے کیلئے مکتبۃ المدینہ کی کتاب احیاء العلوم جلد 3 سے "حبِ جاہ اور شہرت کا بیان" پڑھ لیجئے اور دعوتِ اسلامی کے دینی ماحول سے ہر دم وابستہ رہتے ہوئے مَدَنی قافِلوں میں سفر کو اپنا معمول بنالیجئے۔

12 دینی کاموں میں سے ایک دینی کام: ھفتہ وار اجتماع

پیارے اسلامی بھائیو! نیک نمازی بننے، گُناہوں سے بچنے اور نیکیوں کا جذبہ پانے کے لئے عاشقانِ رسول کی دینی تحریک **دعوتِ اسلامی** کے ساتھ وابستہ ہو جایئے! 12 دِینی کاموں میں بھی خوب بڑھ چڑھ کر حِصّہ لینے کی عادت بنالیجئے! اِنْ شَآءَ اللّٰہُ الْکَرِیْم! دُنیا و آخرت کی بے شُمار برکتیں نصیب ہوں گی۔ 12 دِینی کاموں میں سے ایک دینی کام: **ہفتہ وار اجتماع** ہے ❀ ہر **جمعرات بعد نمازِ مغرب** دعوتِ اسلامی کا ہفتہ وار اجتماع ہوتا ہے، اس میں تِلاوت، نعت، سُنّتوں بھرا بیان، ذِکر اور رِقّت انگیز دُعا کروائی جاتی ہے ❀ **آپ سے التجاء ہے** ❀ آپ بھی **ہفتہ وار اجتماع** میں پابندی کے ساتھ شرکت کیا کیجئے! ❀ دِینی اجتماع میں بیٹھنے اور ذِکر کرنے والوں کی اپنی تو کیا شان ہو گی! حدیثِ پاک کے مطابق جو ان کے پاس بیٹھ جائے، وہ بھی بدبخت نہیں رہتا[1] ❀ **الحمدللہ! ہفتہ وار اجتماع** میں ذِکر ہوتا ہے ❀ عِلمِ دِین سیکھنے کو ملتا ہے ❀ نیک صحبت میں بیٹھنا اور ❀ مسجد میں وقت گزارنا نصیب ہوتا ہے ❀ ایک اَہم برکت یہ کہ دِینی اجتماع کے لئے جانا بھی راہِ خُدا میں نکلنا ہے، **ہفتہ وار اجتماع** میں تشریف لائیں گے تو اِنْ شَآءَ اللّٰہُ الْکَرِیْم! گھر سے نکلنے سے لے

1...مسلم، کتاب الذکر والدّعا...الخ، باب فضل مجالس الذکر، صفحہ: 1037، حدیث: 2689۔

کرو اپس لوٹنے تک سارا وقت راہِ خُدا میں شُمار ہو گا ❀ ہر جمعرات پابندی سے **ہفتہ وار اجتماع** میں اوّل تا آخر شرکت کی نیّت کر لیجئے!

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ علٰی محمَّد

قبرو دفن کے مَدَنی پھول

پیارے اسلامی بھائیو! آیئے! قَبْر و دَفن کے بارے میں چند مَدَنی پھول سُننے کی سعادت حاصل کرتے ہیں۔ ☆ ایک قَبْر میں ایک سے زیادہ بِلا ضَرورت دَفن کرنا جائز نہیں اور ضَرورت ہو تو کر سکتے ہیں۔ (بہار شریعت جلد اوّل ص ۸۴۶، عالمگیری ج ۱ ص ۱۶۶) ☆ جنازہ قبْر سے قبلے کی جانِب رکھنا مُستحب ہے تا کہ میِّت قبلے کی طرف سے قبْر میں اُتاری جائے۔ قبْر کی پائِنتی (یعنی پاؤں کی جانِب والی جگہ) رکھ کر سَر کی طرف سے نہ لائیں۔ (بہارِ شریعت ج ۱، ص ۸۴۴) ☆ حسبِ ضَرورت دو یا تین اور بہتر یہ ہے کہ قوی (طاقت ور) اور نیک آدمی قبْر میں اُتریں۔ عورت کی میِّت محارِم اُتاریں یہ نہ ہوں تو دیگر رِشتے دار یہ بھی نہ ہوں تو پرہیز گاروں سے اُتروائیں۔ (عالمگیری ج ۱ ص ۱۶۶) ☆ عورت کی میِّت کو اُتارنے سے لے کر تختے لگانے تک کسی کپڑے سے چُھپائے رکھیں۔ ☆ قبْر میں اُتارتے وقت یہ دُعا پڑھیں: بِسْمِ اللهِ وَبِاللهِ وَعَلٰی مِلَّةِ رَسُوْلِ الله۔ (تنویر الابصار ج ۳ ص ۱۶۶) ☆ میِّت کو سیدھی کروٹ پر لِٹائیں اور اُس کا مُنہ قبلے کی طرف کر دیں اور کفن کی بندِش کھول دیں کہ اب ضَرورت نہیں، نہ کھولی تو بھی حَرَج نہیں۔ (عالمگیری ج ۱ ص ۱۶۶، جوہرہ ص ۱۴۰) ☆ کفن کی گرہ کھولنے والا یہ دُعا پڑھے: اَللّٰھُمَّ لَا تَحْرِمْنَا اَجْرَهٗ وَلَا تَفْتِنَّا بَعْدَهٗ ترجمہ: اے اللہ! ہمیں اِس کے اَجر سے محروم نہ کر اور ہمیں اِس کے بعد فتنے میں نہ ڈال۔ (حاشیۃ الطحطاوی علی مراقی الفلاح ص ۶۰۹) ☆ قبْر کچّی اینٹوں سے بند کر دیں اگر زمین نَرم ہو تو (لکڑی کے) تختے لگانا بھی جائز ہے۔ (بہارِ شریعت ج ۱ ص ۸۴۴) ☆ اب مِٹّی دی جائے، مُستَحَب یہ ہے کہ سِرہانے کی طرف سے دونوں ہاتھوں سے تین بار مِٹّی

ڈالیں۔ پہلی بار کہیں مِنۡهَا خَلَقۡنٰكُمۡ۔ دوسری بار وَفِيۡهَا نُعِيۡدُكُمۡ۔ تیسری بار وَمِنۡهَا نُخۡرِجُكُمۡ تَارَةً اُخۡرٰى کہیں۔ اب باقی مِٹّی پھاوڑے وغیرہ سے ڈال دیں۔ (جوہرہ ص ۱۴۱)

﴿ اعلان: ﴾

قبر و دفن کے بقیہ مدنی پھول حلقوں میں بیان کیے جائیں گے لہٰذا ان کو جاننے کے لئے تربیتی حلقوں میں ضرور شرکت کیجئے۔

صَلُّوۡا عَلَی الۡحَبِیۡب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اِجتماع میں پڑھے جانے والے 6 دُرودِ پاک اور 2 دعائیں

﴿1﴾ شبِ جُمعہ کا دُرُود

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِ ِالنَّبِيِّ الْاُمِّيِّ الْحَبِيْبِ الْعَالِي الْقَدْرِ الْعَظِيْمِ الْجَاهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ

بُزرگوں نے فرمایا: جو شخص ہر شبِ جُمعہ (جُمعہ اور جُمعرات کی درمیانی رات) اِس دُرُود شریف کو پابندی سے کم از کم ایک مرتبہ پڑھے گا مَوت کے وَقت سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی زیارت کرے گا اور قَبْر میں داخل ہوتے وَقت بھی، یہاں تک کہ وہ دیکھے گا کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اُسے قَبْر میں اپنے رَحمت بھرے ہاتھوں سے اُتار رہے ہیں۔ (1)

﴿2﴾ تمام گُناہ مُعاف

---

1 . . . افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ السادسۃ والخمسون، ص ۱۵۱ ملخصًا

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلِّمْ

حضرت اَنس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے روایت ہے، تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: جو شَخْص یہ دُرُودِ پاک پڑھے اگر کھڑا تھا تو بیٹھنے سے پہلے اور بیٹھا تھا تو کھڑے ہونے سے پہلے اُس کے گُناہ مُعاف کر دیئے جائیں گے۔[1]

﴾3﴿ رَحمت کے ستّر دروازے

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

جو یہ دُرُودِ پاک پڑھتا ہے تو اُس پر رَحمت کے 70 دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔[2]

﴾4﴿ چھ لاکھ دُرُود شریف کا ثواب

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا فِیْ عِلْمِ اللّٰہِ صَلَاۃً دَآئِمَۃً بِدَوَامِ مُلْکِ اللّٰہ

حضرت اَحمد صاوِی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ بَعض بُزرگوں سے نَقْل کرتے ہیں: اِس دُرُود شریف کو ایک بار پڑھنے سے چھ لاکھ دُرُود شریف پڑھنے کا ثواب حاصِل ہوتا ہے۔[3]

﴾5﴿ قُربِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی لَہٗ

ایک دن ایک شَخْص آیا تو حُضُورِ اَنور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اُسے اپنے اور صِدّیقِ اکبر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے درمِیان بِٹھا لیا۔ اِس سے صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُم کو تَعَجُّب ہوا کہ یہ کون ذِی مَرتبہ ہے

1... افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ الحادیۃ عشرۃ، ص ۶۵

2... القول البدیع، الباب الثانی، ص ۲۷۷

3... افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ الثانیۃ والخمسون، ص ۱۴۹

جب وہ چلا گیا تو سرکار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: یہ جب مجھ پر دُرُودِ پاک پڑھتا ہے تو یوں پڑھتا ہے۔[1]!

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

﴿6﴾ دُرُودِ شَفاعت

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاَنْزِلْہُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَکَ یَوْمَ الْقِیَامَةِ

رسولِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ عالیشان ہے: جو شخص یوں دُرُودِ پاک پڑھے، اُس کے لیے **میری شفاعت واجب** ہو جاتی ہے۔[2]

﴿1﴾ ایک ہزار دن کی نیکیاں

جَزَی اللّٰہُ عَنَّا مُحَمَّدًا مَّا ھُوَ اَھْلُہٗ

حضرتِ ابنِ عباس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا سے رِوایت ہے، سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: اس کو پڑھنے والے کے لئے ستّر فِرِشتے ایک ہزار دن تک نیکیاں لکھتے ہیں۔[3]

﴿2﴾ گویا شبِ قدر حاصل کرلی

فرمانِ مُصْطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ: جس نے اس دُعا کو 3 مرتبہ پڑھا تو گویا اُس نے شَبِ قَدر حاصل کرلی۔[4]

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الْحَلِیْمُ الْکَرِیْمُ، سُبْحٰنَ اللّٰہِ رَبِّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ

1... القول البدیع، الباب الاول، ص ۱۲۵
2... الترغیب والترہیب ج۲ص ۳۲۹، حدیث ۳۱
3... مجمع الزوائد، کتاب الادعیة، باب فی کیفیة الصلاة... الخ، ۱۰/ ۲۵۴، حدیث: ۱۷۳۰۵
4... تاریخ ابنِ عساکر، ۱۹/ ۱۵۵، حدیث: ۴۴۱۵

(خُدائے حَلیم وکریم کے سِوا کوئی عِبادت کے لائِق نہیں، اللہ پاک ہے جو ساتوں آسمانوں اور عرشِ عظیم کا پَروردگار ہے۔)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللهُ عَلٰی مُحَمَّد

ہفتہ وار اجتماع کے حلقوں کا شیڈول (بیرون ملک)، 20 نومبر 2025ء

(1): سنّتیں اور آداب سیکھنا: 5 منٹ، (2): دعا یاد کرنا: 5 منٹ، (3): جائزہ: 5 منٹ، **کُل دورانیہ 15 منٹ**

قبر و دفن کے بقیہ مدنی پھول

جتنی مِٹّی قَبْر سے نکلی ہے اُس سے زِیادہ ڈالنا مکروہ ہے۔ (فتاوی ہندیۃ، ۱/ ۱۶۶) قَبْر چَوکھونٹی (یعنی چار کونوں والی) نہ بنائیں بلکہ اِس میں ڈھال رکھیں جیسے اُونٹ کا کوہان، (دفن کے بعد) اِس پر پانی چھڑکنا بہتر ہے، قَبْر ایک بالِشت اُونچی ہو یا معمولی سی زائد۔ (بہار شریعت، ۱/ ۸۴۶ مُلَخَّصاً) ☆ دفن کے بعد قَبْر پر اذان دینا کارِ ثواب اور میّت کے لئے نہایت نَفْع بَخْش ہے۔ (فتاوی رضویہ، ۵/ ۶۷۰ ماخوذاً) ☆ مُسْتَحَب یہ ہے کہ دفن کے بعد قَبْر پر سُورۂ بَقَرہ کا اوّل و آخِر پڑھیں، سِرہانے (یعنی سَر کی جانب) الٓمّٓ تا مُفْلِحُوْن تک اور پائنتی (یعنی پاؤں کی طرف) اٰمَنَ الرَّسُوْلُ سے ختم سورت تک پڑھیں۔ (بہار شریعت، ۱/ ۸۴۶) ☆ شَجَرہ یا عہد نامہ قَبْر میں رکھنا جائز ہے اور بہتر یہ ہے کہ میّت کے منہ کے سامنے قبلے کی جانب طاق کھود کر اُس میں رکھیں، بلکہ "دُرِّمختار" میں کفن پر عہد نامہ لکھنے کو جائز کہا ہے اور فرمایا کہ اِس سے مَغْفِرَت کی اُمّید ہے، ☆ میّت کے سینے اور پیشانی پر بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم لکھنا جائز ہے۔ یُوں بھی ہو سکتا ہے کہ پیشانی پر بِسْمِ الله شریف لکھیں اور سینے پر کَلِمۂ طیِّبہ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللهِ صلَّی اللہ علیہ وسلَّم مگر نہلانے کے بعد کفن پہنانے سے پیشتر کلمے کی اُنگلی سے لکھیں روشنائی (INK) سے نہ لکھیں۔ (بہار شریعت، ۱/ ۸۴۸) ☆ قَبْر سے میّت کی ہڈّیاں باہَر نکل پڑیں تو اُن ہڈّیوں کو دَفن کرنا واجِب ہے۔ (فتاوی رضویہ، ۹/ ۴۰۶ ماخوذاً)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب!   صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

☆حسنِ عبادت کی دُعا

دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع کے شیڈول کے مطابق **"حسنِ عبادت کی دعا"** یاد کروائی جائے گی۔ وہ دُعا یہ ہے:

: اَللّٰھُمَّ اَعِنِّی عَلٰی ذِکْرِكَ وَشُکْرِكَ وَحُسْنِ عِبَادَتِك۔

ترجمہ: اے اللہ! اپنے ذکر اور شکر اور اچھی عبادت پر ہماری مدد فرما۔ (فیضان دعا، ص 291)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب!   صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

☆اجتماعی جائزے کا طریقہ (72 نیک اعمال)

فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: (آخرت کے معاملے میں) گھڑی بھر غور و فکر کرنا 60 سال کی عبادت سے بہتر ہے۔ (جامع صغیر للسیوطی، ص ۳۶۵، حدیث: ۵۸۹۷)

آیئے! نیک اعمال کا رسالہ پُر کرنے سے پہلے "اچھی اچھی نیتیں" کرلیجئے۔

(1) رِضائے الٰہی کے لئے خود بھی نیک اعمال کے رِسالے سے اپنا جائزہ لوں گا اور دوسروں کو بھی ترغیب دوں گا۔

(2) جن نیک اعمال پر عمل ہوا اُن پر اللہ پاک کی حمد (یعنی شکر) بجالاؤں گا۔

(3) جن پر عمل نہ ہو سکا اُن پر افسوس اور آئندہ عمل کرنے کی کوشش کروں گا۔

(4) گناہوں سے بچانے والے کسی نیک عمل پر خدانخواستہ عمل نہ ہوا تو توبہ و استغفار کے ساتھ ساتھ آئندہ گناہ نہ کرنے کا عہد کروں گا۔

(5) بلاضرورت اپنی نیکیوں (مثلاً فُلاں فُلاں یا اِتنے اتنے نیک اعمل پر عمل ہے) کا اظہار نہیں کروں گا۔

(6) جن نیک اعمال پر بعد میں عمل ہو سکتا ہے (مثلاً آج 313 بار درود شریف نہیں پڑھے) تو بعد میں یا کل عمل

کرلوں گا۔

(7) نیک اعمال کا رسالہ پُر کرنے کے **اصل مقصد** (مثلاً خوفِ خدا، تقویٰ، اخلاقیات کی درستی، مَدَنی کاموں میں ترقی وغیرہ) کو حاصل کرنے کی کوشش کروں گا۔

(8) کل بھی نیک اعمال کا رسالہ پُر کروں گا(یعنی اعمل کا جائزہ لوں گا)۔

(9) رسمی خانہ پُری نہیں بلکہ جائزے کے ساتھ نیک اعمال کا رسالہ پُر کروں گا۔

آج جن جن نیک اعمال پر عمل کی سعادت پائی، نیچے دیئے گئے خانوں میں صحیح (یعنی اُلٹا رائٹ) کا نشان اور عمل نہ ہونے کی صورت میں (0) کا نشان لگایئے۔

توجہ: اپنے ہی رسالے پر نگاہ رکھتے ہوئے جائزہ لیجیے۔

☆اجتماعی جائزے کا طریقہ (72 نیک اعمال)

یومیہ 56 نیک اعمال:

(1) اچھی اچھی نیتیں کیں؟ (2) پانچوں نمازیں جماعت سے ادا کیں؟ (3) گھر، بازار، مارکیٹ وغیرہ جہاں بھی تھے وہاں نمازوں کے اَوقات میں نماز پڑھنے سے قبل نماز کی دعوت دی؟ (4) رات میں سورۃُ الملک پڑھ یا سُن لی؟ (5) پانچوں نمازوں کے بعد کم از کم ایک ایک بار آیۃُ الکرسی، سُورۃُ الاِخلاص اور تسبیحِ فاطمہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا پڑھی؟ (6) کنزُالاِیمان مع خزائنُ العِرفان یا نُورُ العرفان سے کم از کم تین آیات ترجمہ و تفسیر کے ساتھ پڑھیں یا سُنیں؟ یا صِراطُ الجنان سے کم و بیش دو صفحات پڑھ یا سُن لئے؟ (7) شَجرے کے کچھ نہ کچھ اَوراد پڑھے؟ (8) کم از کم 313 بار دُرُود شریف پڑھا؟ (9) آنکھوں کو گناہوں (یعنی بدنِگاہی، فلمیں ڈرامے، موبائل پر گندی تصاویر او رویڈیوز، نامحرم عورتوں اور کزنز وغیرہ کو دیکھنے) سے بچایا؟ (10) کانوں کو گناہوں یعنی غیبت، گانے باجوں، بُری اور گندی باتوں، موبائل کی میوزیکل ٹیون، کالر ٹیون وغیرہ وغیرہ سُننے سے بچایا؟ (11) راستے میں چلتے ہوئے یا کار یا بس وغیرہ میں سَفَر کے دوران خود کو فضول نِگاہی سے بچاتے ہوئے کیا آج آپ نے نِگاہیں نیچی رکھیں؟ اور بلاضرورت اِدھر اُدھر دیکھنے سے اپنے آپ کو بچایا؟ (12) اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ یا مکتبۃ المدینہ کی کسی کتاب یا رِسالے یا "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کو کم از کم 12 منٹ پڑھا یا سُنا؟ (13) بات چیت، فون پر گفتگو اور کام کاج موقوف کرکے اذان و اِقامت کا جواب دیا؟ (14) (گھر میں یا باہر) کسی پر غصّہ آجانے کی صورت میں چُپ رہ کر غُصّے کا عِلاج فرمایا یا بول پڑے؟ (15) اپنے

اَعمال کا جائزہ لیتے ہوئے نیک اعمال کے رِسالے کے خانے پُر کئے؟ (16) "مرکزی مجلسِ شوریٰ" کے اُصولوں کے مطابق اپنے نگران کی اِطاعت کی؟ (17) گھر اور باہر ہر چھوٹے بڑے سے اچھّے انداز سے یعنی آپ جناب اور جی جی کہہ کر گفتگو کی؟ (18) مدرسۃُ المدینہ (بالغان) میں قرآنِ کریم پڑھا، یا پڑھایا؟ (19) عِشا کی جماعت سے دو گھنٹے کے اندر اندر سونے کی کوشش کی؟ (20) دعوتِ اِسلامی کے دینی کاموں کو اپنے نگران کے دیئے ہوئے شیڈول کے مطابق کم از کم دو گھنٹے دیئے؟ (21) صدائے مدینہ لگائی؟ (22) اپنے گھر کے جَھروکوں (یعنی باہر دیکھنے کے لئے رکھی گئی کھڑکیوں) سے (بِلاضرورت) باہر نیز کسی اور کے درواز وں وغیرہ سے اُن کے گھروں کے اندر جھانکنے سے بچنے کی کوشش کی؟ (23) آپ کے ہاں گھر درس ہوا؟ یا کسی عُذر کی صورت میں آپ کی غیر موجودگی میں گھر درس کا سلسلہ ہوا؟ (24) کم از کم ایک مَدَنی درس (مسجد، دُکان، بازار وغیرہ جہاں سہولت ہو) دیا، یا سُنا؟ (25) سُنّت کے مطابق لباس (جو لیڈیز کلر مثلاً شوخ یعنی تیز رنگ یا چمکیلا نہ ہو یا ایسے رنگ کا بھی نہ ہو جو شرعاً منع ہے وہ) پہنا؟ (26) کیا آپ کا زُلفیں رکھنے کی سُنّت پر عمل ہے؟ (27) داڑھی منڈوانے یا ایک مُشت سے گھٹانے کا گناہ تو نہیں کیا؟ (28) گناہ ہو جانے کی صورت میں فوراً توبہ کی؟ (29) سُنّت کے مُطابق کھانا کھایا اور کھانے سے پہلے اور بعد کی دُعائیں پڑھیں؟ (30) گھر، دفتر، بس، ٹرین وغیرہ میں آتے جاتے اور گلیوں سے گزرتے ہوئے راہ میں کھڑے یا بیٹھے ہوئے مسلمانوں کو سلام کیا؟ (31) اِن سُنّتوں پر کچھ نہ کچھ عمل کیا؟ (مسواک، گھر میں آنا جانا، سونا جاگنا، قبلہ رُخ بیٹھنا وغیرہ)؟ (32) ظہر کی چار سُنّتِ قَبلیہ فرض سے پہلے ادا کیں؟ (33) تہجُّد کی نماز پڑھی؟ یا رات نہ سونے کی صورت میں صلوۃُ اللَّیْل ادا کی؟ (34) اوّابین یا اِشراق وچاشت کے نوافل پڑھے؟ (35) کیا آج آپ نے عصر یا عشا کی سُنّتِ قَبلیہ پڑھیں؟ (36) اِنفرادی کوشش کے ذریعے دعوتِ اِسلامی کے 12 دینی کام میں سے کم از کم ایک دینی کام کی ترغیب دِلائی؟ (37) دوسروں سے مانگ کر کوئی چیز (مثلاً چپّل، چادر، موبائل فون، چارجر، گاڑی وغیرہ وغیرہ) اِستعمال تو نہیں کی؟ (38) جھوٹ بولنے، غیبت و چُغلی کرنے / سُننے سے بچے؟ (39) کچھ نہ کچھ وقت کے لئے "مَدَنی چینل" دیکھا؟ (40) کسی ایک یا چند سے دُنیَوی طور پر ذاتی دوستی ہے؟ (41) قرض ہونے کی صُورَت میں (ادائیگی کی طاقت کے باوُجود) قرض خواہ کی اِجازت کے بغیر قرض ادا کرنے میں تاخیر تو نہیں کی؟ نیز کسی سے عاریتاً (یعنی Temporary) لی ہوئی چیز ضرورت پوری ہونے پر طے کئے ہوئے وقت کے اندر واپس کر دی؟ (42) عاجزی کے ایسے الفاظ جن کی تائید دل نہ کرے بول کر نفاق و رِیاکاری کا جُرم تو نہیں کیا؟ مثلاً لوگوں کے دل میں اپنی عزّت بنانے کے لئے اِس طرح کہنا: "میں حقیر ہوں، کمینہ ہوں" جبکہ دل میں ایسا نہ سمجھتا ہو۔ (43) صفائی سُتھرائی کے عادی اور سلیقہ مند ہیں؟ (44) کسی مُسلمان کا عیب ظاہر ہو جانے پر (بلا مصلحتِ شَرعی) اُس کا عیب کسی اور پر ظاہر تو نہیں کیا؟ (45) تفسیر سننے سنانے کا حلقہ لگایا، یا

شرکت کی؟(46)ہر جائز و عزّت والے کام سے پہلے بِسْمِ اللہ پڑھی؟(47) چوک درس دیا، یا سُنا؟(48)اپنے والدین اور پیرومُرشِد کے لئے دُعائے مغفرت اور کچھ نہ کچھ اِیصالِ ثواب کیا؟(49)مسجد، گھر، آفس وغیرہ میں اِسراف سے بچنے کی کوشش کی؟(50)ٹریفک قوانین کی پابندی کی؟(51)کسی اِسلامی بھائی (خصوصاً ذِمّے دار) سے مَعَاذَ اللہ کوئی بُرائی صادِر ہو جائے اور اِصلاح کی ضرورت ہو تو تحریری طور پر، یا مِل کر، براہِ راست (نرمی سے) سمجھانے کی کوشش فرمائی؟ یا مَعَاذَ اللہ بِلا اِجازتِ شرعی کسی اور پر اِظہار کر کے غیبت کا گناہِ کبیرہ کر بیٹھے؟(52)زبان کو گناہوں (یعنی اِلزام تراشی، دِل آزاری، گالی گلوچ وغیرہ) سے بچایا؟(53)زبان کو فُضول اِستعمال (یعنی وہ گفتگو جس سے دینی یا دُنیاوی فائدہ نہ ہو) سے بچانے کی عادت بنانے کے لئے کچھ نہ کچھ اِشارے سے گفتگو کی؟(54)(گھر میں اور باہر) مذاق مسخری، طنز، دل آزاری اور قہقہہ لگانے (یعنی کِھل کِھلا کر ہنسنے) سے بچنے کی کوشش کی؟(55)عمامہ شریف باندھا؟(56)ماں باپ کا اَدب واِحترام بجالائے؟

قفلِ مدینہ کارکردگی

☆لکھ کر گفتگو 12 مرتبہ ☆اشارے سے گفتگو 12 مرتبہ ☆نگاہیں گاڑے بغیر گفتگو 12 مرتبہ

ہفتہ وار 10 نیک اعمال

(57)گھر سے اِس ہفتے کسی نہ کسی اِسلامی بہن (مثلاً بہن/بیٹی/والدہ بچوں کی والدہ وغیرہ) کو اِسلامی بہنوں کے اِجتماع میں بھیجا؟(58) ہفتہ وار مَدَنی مُذاکرہ دیکھنے/سُننے کی سعادت حاصل کی؟(59) ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اِجتماع میں اوّل تا آخر (یعنی مغرب تا اشراق وچاشت) شرکت کی؟(60)اِس ہفتے یومِ تعطیل اِعتکاف کی سَعادت پائی؟(61)اِس ہفتے کم از کم کسی ایک مریض یا دُکھیارے کے گھر یا اسپتال جا کر سُنّت کے مطابق عِیادت یا غمخواری یا عزیز کے اِنتِقال پر تعزیت کی؟(62)اِس ہفتے پیر شریف (یا رِہ جانے کی صُورَت میں کسی بھی دن) کا روزہ رکھا؟(63)ہفتہ وار رِسالہ پڑھ یا سُن لیا؟(64)اِس ہفتے کم از کم ایک بار علاقائی دورہ کیا؟(65)اِس ہفتے کم از کم ایک اِسلامی بھائی کو (جو پہلے دینی ماحول میں تھے، یا پہلے اِجتماع میں آتے تھے مگر اب نہیں آتے) تلاش کر کے اُن کو دینی ماحول سے وابستہ کرنے کی کوشش کی؟(66)ہفتہ وار حلقے میں شرکت کی؟

ماہانہ 3 نیک اعمال

(67) پچھلے اِسلامی مہینے کا نیک اعمال کا رِسالہ فِل یعنی پُر کر کے اپنے نگران وذِمّہ دار کو جمع کروا دیا؟(68)اِس ماہ آپ نے کم از کم تین دن کے قافلے میں سفر کیا؟(69)اِس ماہ کسی سُنّی عالم (یا اِمام مسجد، مؤذّن، خادم) کی کچھ نہ کچھ مالی خدمت کی؟

سالانہ 1 نیک عمل

(70)اِس سال ٹائم ٹیبل کے مطابق ایک مہینے کے قافلے میں سفر فرمایا؟

زندگی بھر کے 2 نیک اعمال

(71)زِندگی بھر کے نصاب کا مُطالعہ فرمالیا؟(72)زندگی میں یک مُشت(یعنی ایک ساتھ) 12ماہ اور مختلف کورسز(12دینی کام کورس، 7دِن کا اِصلاحِ اَعمال کورس، 7دِن کا فیضانِ نَماز کورس) کی سعادت حاصل کرلی؟

دعائے امیرِ اَہلِ سُنّت

یا اللہ پاک!جو کوئی سچے دل سے نیک اعمال پر عمل کرے، روزانہ جائزہ لے کر رسالہ پُر کرے اور ہر اسلامی ماہ کی پہلی تاریخ کو اپنے ذمہ دار کو جمع کروایا کرے، اُس کو اِس سے پہلے موت نہ دینا جب تک یہ کلمہ نہ پڑھ لے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد